السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بیع مضاربت کی تعریف کیا ہے۔ اوراس کے انعقاد کی مکمل شرائط کیا ہیں۔ ہمارے یہاں غریب طبقہ کے لوگ مہاجن سے اس شرط پر اُدھارلاتے ہیں۔ کہ تیار کردہ مال پر فی تھان آنہ یا دو آنہ کمیشن دیں گے۔ پھر اپنا کاروبار کرتے ہیں۔ مال کا مالک اپنی اصل رقم کے ساتھ باہم میعنہ منافع لینا ہے۔ گھاٹے اور نقصان سے اس کا کوئی مطلب نہیں۔ کیا یہ صورت جائز اور بیع بالمضاربہ سے ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بیع مضاربہ کی تعریف یہ ہے کہ ایک شخص کی رقم ہواور دوسرے کی محنت ہوصورت مرقومہ بیع مضاربت نہیں ہے بلکہ دلالی ہے۔

مسئلہ۔ کوئی شخص کسی مفلس شخص سے یہ بات کہے کہ میں تجھ کو سوروپےاپنے پاس سے دیتا ہوں۔ اس شرط پر کے تو تجارت کر اور چار آنا فی مجھ کو نفع دینا اور کسی سے اسی شرط پر دلوادیئے تو صورت اولیٰ میں دو حال سے خالی نہیں کہ قرض کے طریق سے دیا ہو سوروپیہ پھر اس میں چار آنے یا کمی بیشی اپنے واسطے نفع ٹھرا ہے تو یہ ربا سود ہے۔ 1۔ کل قرض جر نفعا فھوربا کذا

<u>قولہ کل قرض جر نفعاالخ حاصل ماقال الزیلعی انہ اخرجہ الحارث عن ابی اسامۃ فی سندہ ابوالجھم فی جذءہ المعروف عن علی مرفوعاوابن عدي فی الکامل عن جابر وسند حماضعیف وروي ابن ابی شیبہ فی مصنفہ حدثنا ابوخالد الاحمر عن حجاج من عطاء قال کانویکرھون کل قرض جر منفعۃ انتھی نصب الرایہ جلد2ص 198 وفی التخلیص حدیث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان قرض جر منفعۃ وفی روایہ کل قرض جرفی الھدایہ وغیرہا</u>

اور یہ جو بطور شرکت مضاربت کے سوروپے دیئے ہیں تو اس صورت میں نفع باخودہا نصف نصف مقرر کرے۔ یا دو ثلث رب المال اور ایک ثلث مضاربت یعنی روپیہ لینے والا اور محنت تجارت میں کرنے والا لے۔ تو اس طرح سے عقد مضاربت صحیح اور درست ہے۔ اور جو صاحب مال اپنے واسطے نفع معین کرلے کہ پانچ سوروپیہ یا دس روپے مثلاًمیں لے لوں گا باقی نفع تم لے لینا۔ تو یہ صورت مضاربت فاسد کی ہے۔ اور قاطع شرکت ہے روا نہیں چنانچہ تمام کتب فقہ ہدایہ وغیرہ میں مذکور ہے۔ اور صورثانیہ دلوادینے میں غیر سے اپنی معرفت سے تو اس صورت میں دلوانے والا محض اجنبی ہے۔ اور جو شخص متوسط کسی طرح سے مستحق نفع کا نہیں ہوسکتا۔ کما لا یستحق الا جنبی نفعا والعقد فی العنایۃ وغیرہا

(سید محمد نزیر حسین) (فتاوی نزیریہ۔ جلد2 صفحہ 70)

<u>بقیہ صفحہ گزشتہ کا منفعۃ فھوربا قال عمر بن بدرنی المغنی لم یصح فیہ شئ واما امام الحرمین فقال انہ صح وتبعہ الغزالی وقد رواہ الحارث بن ابی اسامۃ فی مسندہ من حدیث علی بللفظ الاول وفی اسنادہ سور بن مصعب وھو متروک ورواہ البیھقی فی المرفت فضالہ بن عبید موقوفا بللفظ کل قرض جر منفعۃ فھو اوجہ من وجوہ ربا ورواہ سنن کبري عن ابن مسعود ابی ابن کعب وعبداللہ بن سلام موقوفا علیھم انتھی المخیص جلد3ص 245 وقال الحافظ فی بلوغ المرام بعد ذکرہ عن علی مرفوعا ولہ شاہد ضعیف عن فضالۃ بن عبید عند البھقی واخر موقوفا عبداللہ بن سلام عند البخاري انتھی اقول اخرجہ البخاري فی مناقب عبداللہ بن سلام من طریق سلمان بن حدثنا ثعبۃ عن سعید بن ابی بردہ عن ابی قال اتیت المدینہ فلقیت عبداللہ بن سلام فقال الا تجیئ فاطعمک سویقا وثمرا وتدخل ثم قال بارض الربا بھا فاش اذا کان لک علی رجل حق فاھدي الیک لقد قین او حمل شعیر او حمل قت فلاتا خزفانہ ربا انتھی (فتح الباری مصری جلد2 صفحہ 194 ابوسعید محمد شرف الدین مصح</u>

<u>(فتاویٰ ثنائیہ جلد2 صفحہ 453۔454)</u>

توضیح البیان

مندرجہ بالا عبارات سے ہوا کہ حدیث کل قرض جر منفعۃ کا اصل ہے۔ اگرچہ سنداًمرفوع ضعیف ہے۔ لیکن تعدد طرق اور صحابہ کرام کے اقوال وافعال سے اس حدیث کی تایند ہے۔ لہذا حدیث کا اصل ہے۔ فافھم وتتبد الراقم علی محمد سعیدی جامع سعیدیہ خانیوال۔

[فتاویٰ علمائے حدیث](#)

جلد 14 ص 87

محدث فتویٰ